مجلس احرار اِسلام پاکستان کے عہدیداران کا جدید اِنتخاب

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

مجلس احراراسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس 4 مئی کو دارِ بنی ہاشم، ملتان میں ہوا۔ جس کی صدارت ابن امیر شریعتؒ حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے کی۔ نواسۂ امیر شریعتؒ حافظ سیّد محمد کفیل بخاری مدظلہٗ کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مجلس احراراسلام کے جنرل سیکرٹری جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے گزشتہ سالوں کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ جس پر اَرکانِ شوریٰ نے اپنے اِعتماد کا اظہار کیا۔ بعدازاں مرکزی اِنتخابات کا مرحلہ آیا تو قائدِ احرار مدظلہٗ نے اپنی علالت کے پیش نظر اَرکانِ شوریٰ سے آئندہ مدت کے لیے متبادل امیر کے انتخاب کا مشورہ دیا، مگر مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کی امارت پر اظہارِ اعتماد کرتے ہوئے انہیں دوبارہ امیر مرکزیہ چُن لیا۔ جبکہ عبداللطیف خالد چیمہ کو ناظم اعلیٰ اور ڈاکٹر عمر فاروق احرار کو مرکزی سیکرٹری اطلاعات منتخب کیا گیا۔ پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ کو مرکزی نائب امیر، میاں محمد اویس اور قاری محمد یوسف احرار کو مرکزی نائب ناظم مقرر کیا گیا۔ سابق قادیانی رہنما ڈاکٹر محمد آصف کو ناظم دعوت و اِرشاد کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ علاوہ ازیں مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قریشی سندھ اور مولانا تنویر الحسن پنجاب کے سیکرٹریز نامزد ہوئے۔

احرار کے مرکزی دفتر دارِ بنی ہاشم ملتان میں تین گھنٹے تک جاری رہنے والے اجلاس میں ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال پر بھی غور کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ وطن عزیز کے خلاف دن رات سازشیں ایسے عناصر کر رہے ہیں جو اِسلام اور دستور پاکستان کے خلاف ہیں، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم کو درپیش حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے پانامہ اور ڈان لیکس جیسے غیر متعلقہ موضوعات میں لوگوں کو الجھایا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا ملک کی معیشت کی زوال پذیری، کمرتوڑ مہنگائی اور بدامنی نے موجودہ حکمرانوں کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے، مگر اَپوزیشن بھی قوم کو درپیش اصل مسائل کو اُجاگر کرنے کی بجائے اقتدار پر قبضے کے لیے زور لگارہی ہے۔ مرکزی نائب امیر سیّد محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مشال خان کے قابل مذمت قتل کو دینی طبقات سے جوڑنا ایک انتہائی مذموم فعل ہے۔ انھوں نے کہا کہ 295 سی میں ترمیم کے نام پر ملک میں لاقانونیت اور اَنارکی پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نومنتخب ناظم اعلیٰ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قابل افسوس امر ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بجائے منکرین ختم نبوت کی پشتیبانی کی جارہی ہے اور تحفظ ناموس رسالت کے مسئلہ پر قرآن وسنت اور اجماعِ امت سے اِعراض برتا جارہا ہے۔ اجلاس میں متعدد ذیلی کمیٹیوں کے قیام کی منظوری بھی دی گئی۔ اجلاس میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی اسلام آباد اے پی سی کے تمام مطالبات کی تائید وحمایت کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک تحفظ ناموس رسالت

کو بین الاقوامی سطح پر اُجاگر کیا جائے گا۔ تاکہ دنیا کے سنجیدہ حلقے قادیانی اور سیکولر لابی کے پراپیگنڈے کا شکار ہونے کی بجائے صورت حال کا صحیح ادراک کرسکیں۔ علاوہ ازیں اجلاس میں تنظیمی حوالے سے کئی اہم فیصلے بھی کیے گئے۔

اجلاس میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ قانون توہین رسالت میں بلاجواز اور بلاضرورت تبدیلی کی کوششیں بند کرکے توہین رسالت کے واقعات کی روک تھام کی جائے اور گستاخانِ رسالت کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ سودی نظام کا خاتمہ کرکے سودی معیشت کا سدباب کیا جائے۔ ملک میں لوڈشیڈنگ ختم کی جائے اور عوام کو بلاتعطل بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ سیاسی محاذ آرائی سے ملک میں بڑھتی ہوئی بے چینی واضطراب اور پاکستان کے داخلی محاذ پر کشیدگی کو ختم کیا جائے۔ ملک کو لُوٹنے والے عناصر کا بے رحمانہ احتساب کرکے قومی دولت کو لٹیروں سے واپس لایا جائے۔ اجلاس کے تمام شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اسلام کی سربلندی، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور وطن عزیز کی سلامتی کے لیے مجلس احرار اپنی پرامن جدوجہد جاری رکھے گی، اجلاس میں پاک فوج کی انسدادِ دہشت گردی کے لیے کوششوں کی مکمل تائید کی گئی اور دہشت گرد عناصر اور اُن کے سرپرستوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ دریں اثناء اجلاس میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ کالعدم ''جماعت الاحرار'' نامی کسی دہشت گرد گروہ سے مجلس احرار اسلام کا کسی قسم کا ہرگز کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے، لہٰذا میڈیا اس سلسلے میں صحافتی بددیانتی سے احتراز کرے اور مجلس احرار اسلام کے خلاف غلط فہمی پھیلانے سے باز رہے، اجلاس میں مرکزی عہدے داروں کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق، محمد خاور بٹ، چودھری خادم حسین، مولانا فقیر اللہ، حافظ گوہر علی، حافظ ضیاء اللہ، مولانا عبدالغفور، قاری علی شیر، مولانا محمد اکمل، مولانا فیصل متین، مولانا سید عطاء المنان بخاری، مفتی سیّد صبیح الحسن ہمدانی، رانا قمر الاسلام، مولانا عبدالغفار، عبدالکریم قمر سمیت پچاس ارکانِ شوریٰ اور دس مبصرین نے شرکت کی۔

ملک وقوم کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اِن حالات میں جمعیت کے صد سالہ اجتماع اور مجلس احرار اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس انعقاد پذیر ہونا دینی قوتوں کے لیے حوصلہ افزا پیغام ہے، کیونکہ دہشت گردی کو اِسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر اِسلام کو بدنام کیا جارہا ہے اور عملاً مسلمانوں کے ساتھ تعصّبانہ رویہ اختیار کرنے میں بظاہر سیکولر نظر آنے والے اور درحقیقت عیسائی معاشرے پیش پیش ہیں۔ یہودیوں کے فلسطین میں دہشت گردانہ اقدامات اور عیسائی ممالک میں حجاب، داڑھی اور پگڑی کے خلاف انتہا پسندی کا اظہار کھلے عام موجود ہے، لیکن بین الاقوامی میڈیا پر چھائے ہوئے بنیاد پرست صیہونی ومسیحی عناصر مسلمانوں کی مظلومیت کا چہرہ دکھانے سے انکاری ہیں۔ یک طرفہ پراپیگنڈہ اور جانبدارانہ بے بنیاد تجزیے اور رپورٹیں محض ظالم کو مظلوم بنا کر دُنیا کو دکھانے کے درپے ہیں۔ جہاں اِن مخدوش اور نازک حالات میں امن پسند اور معتدل نظریات کی حامی ایسی دینی جماعتوں کے اجتماعات اور اجلاس روشنی کی کرن ہیں، وہیں اسلام پسند طبقوں کے لیے بھی یہ پیغام ہے کہ ملکی قوانین اور آئین کی پاسداری کرتے ہوئے اشتعال وجارحیت سے ہٹ کر ہی دینی جدوجہد کو جاری رکھنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ تاکہ کسی رکاوٹ اور تعطل کے بغیر مسلمانوں کی درست سمت میں رہنمائی کے ساتھ ساتھ قیامِ حکومت الٰہیہ کی محنت وسعی کا کام انجام پذیر ہوتا رہے۔ جس کا نفاذ تمام دینی کارکنوں کی دلی تمنا اور حقیقی منزل ہے۔